نور افشاں

۱۰ مئی ۱۹۲۵ء - لاہور

نجات از روئے انجیل و قرآن

عالی جناب ڈاکٹر صادق علی صاحب کپور تھلوی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مضمون کو جو میرے رسالہ میں **کیوں مسیحی ہو گیا** کے جواب میں تھا اور جسکا جواب الجواب نور افشاں کے گذشتہ نمبروں میں شائع ہو چکا ہے ناکافی اور کمزور سمجھ کر خود جواب دینے کی کوشش کی جس کی یہ پانچویں قسط ہے۔ (ایڈیٹر)

دوسری وجہ جناب نے لکھی ہے کہ یسوع کامل انسان اور کامل خدا تھے۔ اگر جناب کی منطق اس اجتماع نقیضین کو ممکن ثابت کر کے دکھلا دے پھر تو جناب کا معجزہ ثابت ہو جائے ورنہ ایسی کلام کسیکو بھی اطمینان نہیں بخش سکتی۔ جناب جیسے فاضل نے اسکو کیسے اپنی تحریر میں جگہ دی یہ قرآن کی بات ہے۔ کامل انسان کے یہ معنے ہیں کہ انسان کے سارے خواص ذاتی اس میں موجود ہیں جیسے کھانا پینا۔ مرنا جینا۔ دکھ خوف غم میں مبتلا ہونا وغیرہ۔ اس میں کلام نہیں کہ یسوع کامل انسان تھے۔ یہ تو مشاہدہ کی بات ہے اور کامل خدا اسکو کہتے ہیں جس میں خدا کی ساری صفات موجود ہوں۔ اگر ایک صفت کی بھی کسی رہی تو وہ کامل خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا کی آدھی تہائی صفات کسی میں موجود ہوں تو اسکو ناقص خدا تو کہہ سکتے ہیں کامل خدا نہیں کہہ سکتے اور جس میں خدائی صفت ایک بھی موجود نہ ہو اسکو تو خدا کہہ ہی نہیں سکتے۔ یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اسکے ثبوت و تشریح کی ضرورت نہیں جناب اس بات کو تو یقیناً مانتے ہیں کہ خدا ازلی ابدی ہے۔ نہ کبھی پیدا ہوا نہ کبھی فنا ہو۔ اس میں کبھی تغیر و تبدل نہیں ہوا کرتا۔ وہ قادر مطلق عالم مطلق اور محیط کل ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں ہے یہ خدا کی ذاتی خواص ہیں۔ و انسان حادث فانی متغیر اور طاقت میں علم میں وسعت میں محدود ہوتا ہے۔ حوائج جسمانی کا محتاج ہوتا ہے۔ اس میں کسیکو کلام نہیں ہو سکتی۔ مسیح اپنے آپ کو علم میں قدرت میں وسعت میں بلکہ بھلائی میں بھی خدا سے کم تبلایا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔ اور جب خدا نے کہا کہ میں نے آج یسوع کو جنا ہے تو یسوع حادث ہو گئے۔ پھر یسوع کہتے ہیں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اسکی طرف سے یا اس سے سنکر کہتا ہوں جس نے مجھ کو بھیجا ہے۔ یہ ساری باتیں مسیح کے خدا ہونے کی شہادت ہیں۔ اگر مسیح نے ایک بار بھی کہا ہو کہ میں خدا کامل ہوں تو مہربان کر کے دکھلائیں اور جب مسیح نے ایسا کبھی نہیں کہا تو پھر خدا کی باتوں میں انسانوں کے غلط خیال کو دخل دینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟

استعارات ہر ایک کتاب میں استعمال ہوتے ہیں انکے حقیقی معنے کرنے جائز نہیں۔ قرآن میں رسول کریم کو خدا فرماتا ہے کہ تو نے جو مٹھی چلائی تھی وہ تو نے نہیں چلائی ہم نے چلائی تھی بیعت لینے میں تیرا ہاتھ نہیں تھا وہ ہمارا ہاتھ تھا۔ حدیث میں آیا ہے کہ بندہ کو جب خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے تو خدا اسکی آنکھیں بنجاتا ہے جن سے دیکھتا ہے اسکے کان بنجاتا ہے جس سے سنتا ہے وغیرہ۔ مگر کوئی مسلمان اس سے یہ نہیں سمجھتا کہ رسول کریم خدا تھے یا مقرب بندے خدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح سے مسیح نے کہا کہ میں اور باپ ایک ہیں یا لوگوں سے کہا تم ایسے کامل ہو جاؤ جیسے تمہارا باپ آسمان میں ہے تو یہ باتیں ستعارہ ہی بیان کی گئی ہیں۔ انسان کبھی خدا نہیں ہو سکتا ہے۔

روحانی انسان جو امر سے پیدا ہوتا ہے تو وہ بیشک خدا کی صفات میں شریک ہوتا ہے مگر وہ شرکت اور قسم کی ہے وہ یہ کہ روحانی انسان خدا کی شکل پر ہوتا ہے۔ خدا کا ظہور اور خدا کا انعکاس ہوتا ہے۔ اس لئے خدا بالذات قدیم ہے تو روحانی انسان بالغیر قدیم ہے۔ اس طرح انسان کی ہر ایک روحانی صفت خدا کی صفت کا ظہور ہوتی ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

آدم کو خدامت کہو آدم خدا نہیں لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

یا اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کل شے ہالک الا وجہ۔ یعنی اللہ کے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔ مگر روحانی انسان ہلاک ہو جائے تو اسکی ابدی حیات جاتی رہے۔ جسکا قرآن میں بار بار وعدہ کیا گیا ہے۔ اسکا یہی مطلب کہ روحانی انسان خدا کا ظہور ہے۔ وہ خدا کی ذات سے جدا نہیں ہے اس رباعی کا بھی مطلب یہی ہے ؎

در نظر اہل کشف و ارباب شہود
عالم ہمہ نیست جز تعاصل وجود
چندیں صور ار چہ ظاہر اور دے نمود
گر دانگری نیست بجز یک موجود

مولانا صاحب ذرہ یہ مسئلہ دقیق ہے۔ اس لئے اسکو کسی قدر طول دیا گیا ہے۔ یہ باتیں حقیقت اور معرفت کی ہیں۔ اگر جناب روح اور مادہ کو جو متناقض ہیں متحد ثابت کر دیویں تو جناب کا دعوے ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر انجیل کی تعلیم سے تو روح اور مادہ کی مخالفت سمجھی جاتی ہے یہ کس طرح متحد ہو سکتے ہیں۔ کیا مسیح نے صلیب پر جان دی تو وہ کامل خدا نے صلیب پر جان دی تھی؟ جب مسیح کھاتے پیتے تھے تو وہ خدا کھاتا پیتا تھا؟ میری گستاخی معاف کر کے کسی تحمل کے ساتھ میرے سوالوں کا جواب عطا فرمادیں۔

نور افشان افسوس ہے کہ جناب نے الوہیت مسیح کے مسئلہ میں ان لوگوں کا طریقہ اختیار کیا جنکو تحقیق حق اور علمی مباحث سے مطلق سروکار نہیں۔ آپ ڈاکٹر ہیں ڈاکٹری اصطلاحات جتنے جی چاہے استعمال فرمائیے لیکن فلسفی اصطلاحات حتی الامکان بہت ہی کم استعمال فرمائیے کیونکہ اس سے آپ کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے۔ بہرکیف چونکہ جناب نے "**اجتماع نقیضین**" کا ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا بندہ اسکی تشریح عرض کر دیتا ہے جو یہ ہے کہ نقیضین ان دو چیزوں کا نام ہے جو نہ ایک جگہ جمع ہو سکیں اور نہ اٹھ (مرتفع) سکیں۔ آپ کے نزدیک انسان اور خدا دونوں ایک دوسرے کے نقیضین ہیں لہٰذا یہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ہیں یعنے جناب ڈاکٹر صادق علی صاحب موجود ہوں تو یہ ہرگز ممکن نہیں

کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ نور افشاں میں چار صفحہ ازدیاد کئے جائیں اور یہ صفحات اس کام کے لئے وقف کر دیئے جائیں۔

احقر برکت اللہ آنرمار دوال

نیکی اور پوچھ پوچھ

قرآن کا با محاورہ ترجمہ اور تفسیر القرآن اگر آپ لکھینگے تو کون لکھیگا ممکن ہو کہ مسلمان اسکو قبول نہ کریں۔ نہ کریں۔ وہ قرآن کی تعلیم کو جو انجیل اور المسیح کے متعلق ہے۔ نہیں مانتے۔ اگر وہ آپ کی تفسیر کو جو انجیل کی روشنی میں آپ تحریر فرماوینگے۔ نہ انیں تو کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ آنکھ رکھتے ہیں پر دیکھتے نہیں۔ اُن کے حق میں خداوند یسوع کا قول صادق آتا ہو آپ خداوند کا نام لیکر شروع کر دیں۔ کم از کم آپ کی معلومات سے مسیحی تو مستفیض ہونگے۔ بندہ واعظ

صحت انجیل

(از جناب پادری عبدالحق صاحب)

چھٹی آیت۔ مرقس ۱۱/۲۶

"اور اگر تم معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور بھی معاف نہ کریگا" (مروجہ اردو ترجمہ) اس سے اوپر یعنی مرقس ۱۱: ۲۵ میں دعا مانگنے کے بارہ میں مسیح کے یہ الفاظ مندرج ہیں "اگر تم کو کسی سے کچھ شکایت ہو تو اُسے معاف کرو۔ تاکہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف کرے" اور متی ۶: ۱۴ اور ۱۵ میں دعا کے بارہ میں مسیح کے یہ الفاظ پائے جاتے ہیں "اس لئے اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا" مرقس ۱۱: ۲۵ میں چونکہ مسیح کے اس قول کا پہلا حصہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے حاشیہ پر دوسرا حصہ بھی لکھا گیا۔ جو بعد کو متی ۶: ۱۵ کی بنا پر جزو متن سمجھ کر متن میں داخل کیا گیا۔ مگر قدیم نسخوں شلاً ویٹکن۔ سینا اور بیزا میں یہ الفاظ مرقس ۱۱: ۲۵ کے آگے نہیں پائے جاتے۔

ساتویں آیت مرقس ۱۵: ۲۸

"تب وہ نوشتہ اس مضمون کا کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا پورا ہوا" (مروجہ اردو ترجمہ) لوقا ۲۲: ۳۷ میں مسیح کے یہ الفاظ پائے جاتے ہیں "کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا۔ اُس کا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے" اور مرقس ۱۵: ۲۷ میں اس نوشتے کی تکمیل پائی جاتی ہے کہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ دو ڈاکو ایک اسکی داہنی اور ایک اسکی بائیں طرف صلیب پر چڑھائے۔ اسلئے اسکے حاشیہ پر اس نوشتہ کا بیان کیا گیا جو بعد کو غلطی سے متن میں آگیا۔ چنانچہ قدیم نسخوں یعنی ویٹکن۔ سینا۔ سکندریہ اور بیزا میں یہ الفاظ مرقس ۱۵: ۲۷ کے آگے پائے نہیں جاتے۔

آٹھویں آیت لوقا ۱۷: ۳۶

"اور دو آدمی جو کھیت میں ہونگے ایک پکڑا اور دوسرا چھوڑا جائیگا" (مروجہ اردو ترجمہ) اس کے اوپر یعنی ۳۵ ویں آیت میں مسیح کے یہ الفاظ مرقوم ہیں "دو عورتیں ایک ساتھ چکی پیستی ہونگی۔ ایک لے لی جائیگی اور دوسری چھوڑ دی جائیگی"۔

یہ پورا کلام متی ۲۴: ۴۰ و ۴۱ میں یوں پایا جاتا ہے کہ اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہونگے ایک لے لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لیجائیگی اور دوسری چھوڑ دی جائیگی۔ لوقا ۱۷: ۳۵ میں اس قول کا دوسرا حصہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے پورا قول بتانے کے لئے اسکے حاشیہ پر پہلا حصہ بھی نقل کیا گیا۔ جو بعد میں اسی متی ۲۴: ۴۰ کی بنا پر غلطی سے متن میں درج ہوگیا۔ یہ الفاظ قدیم نسخوں یعنی ویٹکن۔ سکندریہ وغیرہ اور زیادہ پرانے سریانی ترجموں میں لوقا ۱۷: ۳۵ کے آگے نہیں پائے جاتے۔

نویں آیت لوقا ۲۳: ۱۷

"اُسے ہر عید میں ضرور تھا کہ کسی کو ان کیواسطے چھوڑ دے" (مروجہ اردو ترجمہ) اس سے پہلے لوقا ۲۳: ۱۶ میں پلاطوس کے یہ الفاظ مندرج ہیں "پس میں اسکو پٹوا کر چھوڑے دیتا ہوں" اور مرقس ۱۵: ۶ سے پتہ ملتا ہے کہ وہ عید پر ایک قیدی کو جس کیواسطے لوگ عرض کرتے تھے اُن کی خاطر چھوڑ دیا کرتا تھا" اور متی ۲۷: ۱۵ میں یوں لکھا ہے کہ حاکم کا دستور تھا کہ عید پر لوگوں کی خاطر ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا" اور یوحنا ۱۸: ۳۹ میں یہ لکھا ہے "کہ تمہارا دستور ہے کہ میں فسح کو تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں"۔

پس لوقا ۲۳: ۱۶ کے حاشیہ پر بھی بطور توجیہ کے یہ الفاظ لکھے گئے۔ جو پھر غلطی سے انہی مقامات کی بنا پر متن میں داخل کئے گئے۔ یہ الفاظ لوقا ۲۳: ۱۶ کے قدیم نسخوں شلاً ویٹکن اور سینا اور زیادہ پرانے سریانی وغیرہ تراجم میں نہیں پائے جاتے۔

دسویں آیت یوحنا ۵: ۴

"یہ پانی کے ہلنے کے منتظر تھے۔ کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اُترتا تھا۔ کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہوا ہو۔ اس سے چنگا ہو جاتا تھا" (مروجہ اردو ترجمہ)

ساری مشکوک عبارتوں میں سے صرف یہی ایک غیر انجیلی مضمون ہے جو متن میں داخل ہو گیا۔ مگر یہ غلط فہمی بھی کسی مفسر کو اس بیمار شخص کے اس قول کی بناء پر ہوئی جو یوحنا ۵: ۷ میں مندرج ہے کہ اس بیمار نے اُسے جواب دیا۔ اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اُتار دے۔ بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اُتر پڑتا ہے"۔

پس بیماروں کے حوض پر پڑے رہنے اور پانی کے ہلنے کی وجہ اور اس میں پہلے اُترنے کی غرض بیان کرنے کے لئے بطور تفسیر کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھی گئی جو زمانہ ما بعد میں غلطی سے متن کا

جزو بنگئی۔ مگر کاتبوں نے متن میں یہ الفاظ ایزاد کئے وہ خود ان کے بارہ میں شک میں تھے کہ یہ اصل متن کا حصہ ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے اس آیت کو خطوط وحدانی میں لکھا جس سے ظاہر ہے کہ ان کے خیال میں بھی یہ آیت مشکوک ہے۔

یہ آیت بھی پرانے نسخوں مثلاً ڈیکن۔ سینا۔ بیزا وغیرہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور نہ ہی زیادہ قدیم سریانی لاطینی۔ اور قبطی ترجموں میں موجود ہے۔

گیارھویں آیت اعمال ۸:۲۷

فلپس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے تو روا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔" (پرانا اُردو ترجمہ)

اس سے پہلے آیت ۳۶ میں حبشی خوجے کا یہ قول بصورت استفہام مندرج ہے "خوجے نے کہا کہ دیکھو پانی موجود ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے۔" مگر اس کے بعد فلپس کا جواب نہیں لکھا گیا۔ بلکہ یہ مرقوم ہے "پس اس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اس نے اس کو بپتسمہ دیا۔" اس لئے خوجہ اور فلپس کے مکالمہ کی تکمیل اور فلپس خوجہ کے ساتھ متفق الرائے ہو جانے کے اظہار کے لئے حاشیہ پر یہ الفاظ لکھے گئے جن کا مفہوم عہدِ جدید میں یوں موجود ہے۔ "جب اُنہوں نے فلپس کا یقین کیا۔۔۔ تب لوگ خواہ مرد خواہ عورت بپتسمہ لینے لگے (اعمال ۸:۱۲)

"خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا" (اعمال ۱۶:۳۱)

"جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے" (مرقس ۱۶:۱۶)

"کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے" (یوحنا ۹:۳۵)

"اور اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے" (رومیوں ۱۰:۹)

زمانہ مابعد میں ان الفاظ کو فلپس کا کلام سمجھ کر متن میں داخل کیا گیا۔ لیکن معتبر شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ متن کا حصہ نہیں۔ چنانچہ قدیم نسخوں ڈیکن اور سینا میں اور دیگر پرانے ترجموں میں یہ الفاظ نہیں پائے جاتے

بارھویں آیت اعمال ۱۵:۳۴

"مگر سیلاس نے وہاں رہنا بہتر جانا"۔

اعمال ۱۵:۳۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہوداہ اور سیلاس انطاکیہ سے رخصت کر دیئے گئے "تاکہ واپس یروشلم کو جائیں۔ اور اعمال ۱۵:۴۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد سیلاس پولس کو انطاکیہ میں ہی ملا پس صاف ظاہر ہے کہ اس امر کی آگاہی کے لئے کہ یہوداہ تو یروشلم کو چلا گیا۔ مگر سیلاس انطاکیہ میں ہی رہ گیا۔ یہ الفاظ پہلے حاشیہ پر لکھے گئے۔ جو بعد کو متن میں درج ہو گئے۔ اور یہ الفاظ بھی نسخہ ڈیکن اور سینا اور زیادہ پُرانے ترجموں میں نہیں پائے جاتے۔

عبادت میں خاموشی کا طریقہ

ہندوستانیوں نے (میرا مطلب اہلِ ہنود سے ہے) صدیوں سے خُدا کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ خاموشی سمجھا ہے۔ یہاں تک کہ اُن کی ایک کثیر جماعت کا یہ خیال ہے کہ عبادت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ تنہا کسی سُنسان جگہ پر جا کر خدا کا دھیان دیا جائے۔

میرے خیال میں ہندوستانی مسیحیوں نے جماعتی طور سے مطلق اس قاعدے پر عمل نہیں کیا ہے بلکہ مسیحی عبادتوں میں خاموشی اور خاموشی میں دھیان کرنے کا خیال محض برائے نام پایا جاتا ہے۔

اس کا سبب غالباً یہ ہے کہ مسیحی مشنریوں نے یہ سوچ کر کہ ہندو مذہب کی جملہ باتیں خراب ہیں اس راہ کو اختیار کر لیا جس کا کہ اُس مذہب کی کسی بات سے علاقہ نہ تھا۔ پر خاموشی کے ساتھ عبادت کرنی یا دھیان کرنا کسی خاص مذہب کا اصول نہیں ہے بلکہ خدا کی قربت حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

اگرچہ بعض ہندوستانی مسیحی غالباً کبھی کبھی تنہائی کی حالت میں دھیان کیا کرتے ہیں۔ پر اس خیال سے کہ ایک جماعت ایک دل اور ایک خیال ہو کر خاموشی میں دعا کرے۔ ہندوستانی مسیحی اور اہلِ ہنود ہر دو ابھی مانوس نہیں ہیں۔

ہم میں سے بعض کو اکثر اوقات اس پر تعجب ہُوا کہ ہندوستانی مسیحیوں کی خاموشی میں دعا و دھیان کرنے کی اس عجیب بخشش کا اب تک استعمال کیوں نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہم نے یہ سوچا کہ دیکھیں کہ بہت سے آدمیوں کا جا فراہم ہو کر خاموشی کے ساتھ کسی مضمون کی طرف دھیان لگانا کیا یہ طریقہ دہقانیوں کے مفید مطلب بن سکتا ہے کہ نہیں۔

ممالک متحدہ کے ضلع مظفرنگر کے دیہاتی چماروں کی حالت ایسی ابتر ہے کہ ناگفتہ بہ ہے۔ یہ محض کسانوں کی مزدوری کرتے ہیں اور ڈھائی پیسہ سے آٹھ پیسہ یومیہ تک پاتے ہیں۔ اور اس پر بھی شاید ہر تین دن میں دو دن بیکار رہتے ہیں۔

یہ لوگ گو جاہل۔ بے شعور۔ وہمی اور نہایت ہی سیدھے سادے ہیں۔ پر تو بھی میرا خیال ہے کہ ان کے اندر روحانی باتوں کے قبول کرنے کا ایک حیرت انگیز ملکہ موجود ہے۔ بشرطیکہ ہمیں اس کا صحیح پتہ ہاتھ لگ جائے۔

ان مواضعات کے لوگوں کے ساتھ جنکا کہ ابھی حال ہی میں بپتسمہ ہُوا ہے۔ ہم نے اس خاموش عبادت کے طریقے پر عمل کیا ہے۔ ان لوگوں کو دیباچہ کے چند الفاظ کے سوا ہم نے کوئی تعلیم نہیں دی۔ پر غیر معمولی پھل حاصل کئے۔

اس ضلع میں ایک موضع ہے جسکا نام سکندرپور ہے۔ یہاں کے لوگوں کے گھروں کے باہر تمام کی عبادت کے موقعے پر جیسیں کہ بڑی تعداد کے بھی چند افراد موجود تھے۔ ہم نے اُن سے کہا کہ خدا کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ۔ اپنے دلوں کو کھول دو اور تمام خیالات کو اپنے سے جُدا کر دو اور محض اُس نور کو اپنے دلوں میں چمکنے دو۔ "جو ہر آدمی کو روشن کرتا ہے"۔

دس منٹ تک وہاں بالکل سُنسان رہا۔ جا...

پادری جے۔ ایس والٹر صاحب نے ایک آریہ پنڈت سے بمقام گجرات مباحثہ کیا اور وہ کامیابی حاصل کی کہ اب تک مسیحی اور آریہ یاد کرتے ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ آریہ پنڈتوں کی مسیحیت کے خلاف بڑھتی ہوئی یورشوں کی مدافعت کے لئے سینکڑوں والٹر تیار کئے جائیں۔

پروفیسر ایس کے رائے صاحب ایم۔ اے نے بہار اور اڑیسہ کرسچن کونسل کے امین (خزانچی) کے عہدہ سے علیحدگی اختیار کی اور آپ کی بجائے پادری ای گھوصاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ آپ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ خدمت اور عظمت ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

مسٹر جے۔ جے وگرز باشندہ آسٹریلیا جو وائی ایم۔ سی۔ اے کا سکرٹری ہے۔ اس سوسائٹی کے متعلق اپنے نویں دورہ کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس سے پیشتر وہ دنیا کے گرد آٹھ بار چکر لگا چکا ہے اور اب یہ اس کا نواں دورہ ہے۔ حضور ملک معظم نے اسے نامۂ تبریک روانہ کیا ہے

سادھو سندر سنگھ صاحب نے جو کئی سالوں تک ہندوستان میں رہے اور الٰہی صداقتوں کو صوفیانہ طرز پر بیان کرنے کے لئے مشہور ہیں۔ حال ہی میں امریکہ اور انگلستان میں مجمع ہائے عظیم کے روبرو مختلف مقامات پر تقاریر کیں

بائبل کی روز افزوں اشاعت کی خبریں ہر ہفتہ موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کشمیر کے علاقہ بنام بالتستان میں ایک ایسی زبان بولی جاتی ہے جو عام کشمیری زبان سے مختلف ہے اسے شنگار کہتے ہیں بائبل سوسائٹی نے اب پہلی مرتبہ مرقس کی انجیل زبان شنگار چھپوائی ہے۔ اس کام میں پادری رایرٹسن صاحب مقیم مردان نے بہت مدد دی ہے۔ پادری صاحب علاقہ بالتستان میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔

چین کے ایک اسقفی علاقہ بنام ہونہو کے لئے پادری لنڈل سین صاحب کو بعہدہ بشپ منتخب کیا گیا ہے۔ آپ ہونہو کے مشنری پادری الیف۔ ای لنڈ صاحب کے ہاتھ پر مسیحی ہوئے جب پہلی دفعہ ۱۹۱۵ء میں کلیسائی اتحاد ظہور پذیر ہوا تو آپ کو جنرل سکرٹری مقرر کیا گیا تھا۔ آپ بین الفرق مسیحی انجمن تبلیغ کے بھی سکرٹری تھے ۱۹۲۲ء میں آپ مذہبی تعلیم کے لئے امریکہ تشریف لے گئے اور واپسی پر ہنانگ کتھیڈرل کے ڈین متعین ہوئے۔

کوبے کالج واقعہ جاپان کی پریذیڈنٹ مس سوتن ای۔ سرل صاحبہ کو شہنشاہ جاپان کی طرف سے ۵۰ سالہ خدمات کے صلہ میں اعزاز بخشا ہے۔ اب کالج میں آپ کی مستقل یادگار کے قیام کی تجویز ہو رہی ہے۔

عرب میں چودہ نسطوری گرجوں کی دریافت

یروشلیم ۱۳ اپریل۔ برطانیہ کی درسگاہ دمشا وبیہ اور ییل یونیورسٹی کی مہم نے متحدہ جدوجہد کے بعد شرق اردن کے شہر جیراش میں ایک نہایت عمدہ گول گرجا دریافت کیا ہے جس پر ۵۳۱ء کا کتبہ درج ہے۔ جو سینٹ تھیوڈور کے نام پر معنون ہے۔ اسی طرح بوسطرہ میں بھی ایک گول گرجا دریافت ہوا ہے۔ جس کی ہیئت کنڈائی مقدس ہیکل کے گنبد سے ملتی جلتی ہے۔ اس مملکت میں کل چودہ گرجوں کے آثار دریافت ہوئے ہیں

بائبل سوسائٹی کے ایک سکرٹری صاحب کو یہ دریافت کرنے کی سوجھی کہ لوگ کیوں کلام اللہ کے نسخے نہیں خریدتے۔ آپ نے ایک اعلان جاری کیا جسکے جواب میں دو دن کے اندر ۲۰۰ جواب موصول ہوئے۔ ان کی بناء پر آپ نے حسب ذیل تقسیم مرتب کی ہے:-

۵۰ بوجہ افلاس خرید نہ سکے

۲۴ نے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا۔

۱۴ بیسے خانہ ان ہیں جنکا کوئی ذمہ وار مستقل نہیں

۲ ضعف بصارت

۱۸ پاگل پن

۲۶ کاہل بے پروائی۔

۳ بیماری

۳۰ کے پاس پہلے ہی عہد جدید ہیں۔

۴۳ نوشت و خواند سے بے بہرہ ہیں۔

۵ ان کی جماعت بندی نہیں ہوسکی۔

۲۵ نے حصص کلام اللہ خرید لئے۔

مختلف خبریں

ملک معظم کی علالت کے شاہی اخراجات

ملک معظم جارج پنجم نے گذشتہ دنوں جو طویل بیماری کاٹی ہے اُسکے اخراجات کا اندازہ ۵۰ ہزار پونڈ سے زائد لگایا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک عظیم رقم ہے اور شاہی خاندان کو اس سے پہلے نہ اتنی طویل علالت اور نہ اسقدر عظیم اخراجات بیماری سے سابقہ پڑا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ پارلیمنٹ میں کل یا جزوی رقم کی منظوری کی تحریک کی جائیگی۔

ان اخراجات میں ۱۵ ہزار پونڈ سر سٹینلے کو ۱۰ ہزار پونڈ ایک دوسرے ڈاکٹر کو ۳ ہزار پونڈ اپریشن کے لئے ۸ ہزار پونڈ مختلف ڈاکٹروں کو جو وقتاً فوقتاً آتے رہے اور ۳ ہزار پونڈ ادویات ڈریسنگ کے اخراجات ہیں سو نرسیں شبانہ روز شاہی خدمت میں رہی ہیں انہیں بھی معقول رقم دیجائیگی۔ شاہی محل میں دو دیواریں گرائی گئیں اور جگہ ڈسپنسری کھول گئی تھی۔ اسکے اخراجات کا اندازہ بھی چند ہزار پونڈ لگایا گیا ہے اور چونکہ ابھی تک ملک معظم پوری طرح تندرست نہیں ہوئے۔ مزید اخراجات ہو رہے ہیں۔

اتنا عظیم خرچ برداشت کرنا کھیل نہیں۔ یہ رقم لاکھوں تک پہنچتی ہے اور امید واثق ہے کہ پارلیمنٹ اسکی منظوری میں پس وپیش نہ کریگی۔

اخراجات تذکرہ کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ سر سٹینلے اور دوسرا ڈاکٹر جسے ۱۰ ہزار پونڈ دیاگیا ۵۰۰ سو پونڈ سالانہ ویسے بھی لیتے رہتے ہیں۔ جو اس لئے دیا جاتا ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحبان وقتاً فوقتاً شاہی خاندان میں حاضری دے جائیں۔

اعلیٰ حضرت امیر صاحب کابل میں

کوئٹہ ۳ مئی۔ اعلیٰ حضرت امیر صاحب بخیریت کابل

اور مودبانہ سلام عرض کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں کہ آپ سب اصحاب اپنی شمولیت سے آئندہ کنونشن کے اجلاس کو پُر رونق اور پُر شوکت کیجئے۔

احقر۔ عبد السلام از انبالہ شہر

مرا دل مطلع انوار کر دو

نتیجۂ فکر سالومن رتن لعل رفیق بی۔ اے تلمیذ منشی حاکم رائے صاحب قمر

محبت کا ذرا اظہار کر دو
دلِ ویراں کو گلزار کر دو

پڑا سوتا ہوں میں خوابِ عدم میں
مجھے اس خواب سے بیدار کر دو

خبر لو جلد میری ڈوبتا ہوں
مری کشتی بھنور سے پار کر دو

خودی نے کر دیا برباد مجھکو
بہت بیکار ہوں باکار کر دو

چلوں تاکہ تمہارے نقشِ پا پر
مرے قدموں کو خوش رفتار کر دو

عطا کر دو مجھے روحِ مقدس
گناہوں سے مجھے بیزار کر دو

پریشاں خاطری سے ہوں پریشاں
مرا دل مطلع انوار کر دو

پلا کر شربتِ دیدار مجھکو
مئے اُلفت سے دل سرشار کر دو

رفیقِ بے نوا در پر کھڑا ہے
یہ مفلس ہے اسے زردار کر دو

بہت جلد ضرورت ہے

۱۳/۱

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے لئے پورے طور پر ٹرینڈ نرس کی ضرورت ہے تنخواہ ۶۰ روپیہ ماہوار اور ایک ایسی ٹرینڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے جو کلوروفارم دے سکے۔ مڈوائفری ٹرینڈ کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار چھوٹے بچے نہ ہوں۔ درخواستہائے معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد بھیجیں

لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہسپتال کوئٹہ

یوننگ کرسچن ہائی اسکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک انگریز خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین انکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

خرچ خوراک لوئر پرائمری سے اٹھ تک سات روپیہ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہیں۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ چین رکشا ۵۰ سے ۶۰ تک اور کرد کو ڈل ۵۰ سے ۷۰ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

اشتہار

۲۶/۱۲

ڈاکٹر ایم۔ کے ولیمس صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس سی ڈینٹل سرجن۔ لیٹ ڈینٹل سرجن۔ ٹو ہز ایکسیلنسی دی۔ گورنر آف بمبئی۔ ماہر فن دندان سازی الیکٹر ڈسٹ ٹریٹمنٹ کے سپیشلسٹ ہیں اور مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ جن اصحاب کو اُن کی خدمات کی ضرورت ہو کشمیری دروازہ دہلی کے پتہ تشریف لائیں۔ تشریف لانے سے پہلے بذریعہ خط وکتابت اپنا وقت مقرر کر لیں۔

التماس۔ ناظرین نورافشاں خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں۔

مطبوعات برائے اہل اسلام

ردِ تحریف	نامعلوم	۳ پائی
انصاف کا دن	ڈاکٹر راؤس	۶ پائی
خدا کے دس احکام	ڈاکٹر راؤس	۳ پائی
سورہ فاتحہ	ڈاکٹر راؤس	۳ پائی
روزہ	انوار الحق	۱/
روح القدس ازروئے قرآن و بائبل	اسکندر عبد المسیح	۳/
سفر و کفن	بے علی بخش	۴/
شہاب ثاقب اور قادیانی اپریل فول	اکبر مسیح	۱/۳ پائی
شہادت قرآنی بر کتب ربانی	سر ولیم میور	۶/
شریعت استمداد	ڈاکٹر زویمر	۴/
سیرۃ المسیح والمحمد	ٹھاکر داس	۱/
تحریف انجیل و صحت انجیل	بیجن	۶ پائی
تعلیم نجات ازروئے قرآن	گارڈنر	۳/
تنقید الخیالات (چار حصے)	عماد الدین فی حصہ	۶ پائی
تقلیبات التعلیقات		۲/
ترقی یا تنزل؟	ڈاکٹر زویمر	۶ پائی
طریق الحیات	فانڈر	۲/
ینابیع القرآن	گولڈسیک	۳/
ینابیع الاسلام	اکبر مسیح	۱۲/
ضمیمہ تصحیف التحریف		۶ پائی

مطبوعات اہل ہنود

آئندہ زندگی	ٹھاکر داس	۲/
بائبل اور سائنس		۶ پائی
جیبگی یا مسیح بادشاہ	سیکڈنف	۳ پائی

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور